خمس کی اہمیت اور اس کے آثار و برکات

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

خمس ایک ایسی چیز ہے جسے خداوند متعال نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی پاک اولاد کے احترام کے لئے زکات کی بجائے قرار دیا ہے اور جس نے ایک درہم بھی اس میں سے روکا (کھایا) تو وہ ان (پیغمبرؐ اور ان کے اہل بیتؑ) پر ظلم کرنے والوں میں سے اور ان کے حق کو غصب کرنے والوں میں سے شمار ہوگا۔

رہبرِ معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای حفظہ اللہ نے فرمایا:

اگر خمس کا سال ختم ہونے کے بعد آپ کے مال میں خمس (اگرچہ کم ہی کیوں نہ ہو) واجب ہو تو اُسے فوراً ادا کرنا چاہیے، تاخیر کرنا جائز نہیں۔

المہدیؑ ادارۂ تربیت اسلامی

آئی ایس او پاکستان

امامیہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

دعائے امام زمانہؑ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ

صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آبَائِهِ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ

وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيّاً وَحَافِظًا وَقَائِدًا وَنَاصِرًا وَ

دَلِيْلاً وَعَيْنًا حَتّٰى تُسْكِنَهُ اَرْضَكَ طَوْعًا وَ

تُمَتِّعَهُ فِيْهَا طَوِيْلاً

خمس کی اہمیت اور اس کے آثار و برکات

المہدی (عج) ادارۂ تربیت اسلامی آئی ایس او پاکستان

فہرست

صفحہ	عنوان
۵	مقدمہ
۷	تمہید
۸	وجوبِ خمس قرآن کی روشنی میں
۸	غنیمت کے معنی
۹	وجوبِ خمس احادیث کی روشنی میں
۱۱	اہل سنت میں خمس کا نظریہ
۱۲	خمس کے آثار برکات
۱۲	1) دین کی تقویت، اہلبیت (ع) وشیعیان اہلبیت کی مدد
۱۲	2) اہلبیت (ع) کی بذل وبخشش کا وسیلہ اور دشمنوں کی دھمکیوں کے مقابلے میں عزت وآبرو کی حفاظت
۱۲	3) رزق کی کنجی اور گناہوں کا کفارہ
۱۳	4) روز قیامت کیلئے ذخیرہ
۱۳	(5) مال ودولت کی پاکیزگی
۱۳	(6) اہل بیت (علیہم السلام) کی ذریت سے فقر اور تنگدستی کا خاتمہ
۱۳	(7) بہشت کی ضمانت
۱۴	اسلام کی تاریخ میں خمس
۱۵	خمس کا مصرف
۱۵	سہم امام اور سہم سادات
۱۶	جن چیزوں پر خمس واجب ہوتا ہے
۱۶	خمس کا حساب اور اس کی ادائیگی
۱۷	خمس کا سال
۱۷	خمس کے احکام
۱۸	سال کا خرچہ

مقدمہ

پروردگار نے انسان کو خلق کرنے کے بعد اس کو آزاد نہیں چھوڑ دیا بلکہ اس کی تربیت وحصولِ کمالات کے لئے کچھ چیزوں کو انجام دینے کا حکم اور بعض چیزوں کو انجام دینے سے منع فرمایا ہے۔

پروردگار نے انسان سے بخل وحبِ دنیا و مالِ دنیا سے محبت جیسی رذیلت کو ختم کرنے کے لیے مومنین پر بعض مالی شرعی ذمہ داریاں عائد کی ہیں جن میں سے ایک خمس (یعنی اپنی سال کی بچت کا پانچواں حصہ) کی ادائیگی ہے۔

اسلام جو ایک جامع مکتب ہے جس میں انسان کی تمام مادی اور معنوی ضرورتوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔اسی لیے ظہورِ اسلام سے ہی پیامبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی حکومت کو بھی تشکیل دیا کہ جس کے چلانے کے لئے ایک منظم بجٹ اور مالی سپورٹ کی ضرورت ہے اور اسی طرح ایک خاص بجٹ کی بھی ضرورت ہے جس کے ذریعے غریب ومسکین و بے نوا یتیموں کی اس عادلانہ حکومت کے سائے میں کفالت کی جا سکے۔اسلام نے اس ضرورت کو برطرف کرنے کے لئے زکوٰۃ کو واجب قرار دیا لیکن اولادِ رسولؐ کے ضرورتمندوں کے لئے، ان کی کرامت و احترام کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے خمس کا ایک حصہ (مالِ سادات) اِن کے لئے مقرر فرمایا اور دوسری طرف امام معصومؑ جو حاکمِ اسلامی ہیں کو اپنے حکومتی امور کو چلانے کے لئے بھی بجٹ کی ضرورت ہے۔اس کے لیے پروردگار نے خمس کا دوسرا حصہ (مالِ امام) مقرر فرمایا اور اس مطلب کی طرف بھی توجہ رہے کہ قرآنِ کریم نے خمس کو اِس کی اہمیت کے پیشِ نظر جہاد کے ساتھ بیان کیا ہے اگرچہ اس کی تفصیلات کو بقیہ واجبات کی طرح پیامبر و آئمہ معصومینؑ سے اخذ کیا جاتا ہے۔

خمس کا حکومتی ٹیکسز کے ساتھ واضح فرق یہ ہے کہ یہ ایک دینی فریضہ ہے اور اس کے لیے قصدِ قربت ضروری ہے ۔درحالیکہ کے حکومتی ٹیکسز ایسے نہیں ہیں ۔اس کے علاوہ خمس اپنے مصارف کے اعتبار سے بھی حکومتی ٹیکسز سے مختلف ہے۔

المہدی(عج) ادارۂ تربیت اسلامی نے فریضۂ خمس کی اہمیت کے پیشِ نظر "خمس کی اہمیت اور اس کے آثار و برکات" کے نام سے ایک مختصر و مفید کتابچہ تالیف کیا ہے۔تا کہ آج کی نوجوان نسل خمس کی اہمیت کو سمجھ کر اور اِس پر عمل پیرا ہو کر تکامل و قربِ الٰہی کی اعلیٰ منازل کو طے کرے اُمید ہے کہ ادارے کی یہ کاوش بارگاہِ رب العزّت میں مقبول قرار پائے گی۔

(الٰہی آمین)

❁❁❁❁❁

تمہید

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

''اور جان لو کہ جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول اور قریبی رشتے داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہو جو ہم نے فیصلے کے روز جس دن دونوں لشکر آمنے سامنے ہو گئے تھے اپنے بندے پر نازل کی تھی اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔'' (انفال: ۴۱)

اسلام میں خمس ادا کرنا واجب ہے، اور اسلام نے اس کو ایک روحانی جہت دی ہے۔ خمس کی ادائیگی سے جہاں دنیا میں اجر و ثواب ملتا ہے وہاں تزکیہ نفس اور مال کی پاکیزگی ہوتی ہے، جو قیامت کے دن کام آئے گی۔

خمس کے وجوب کو کم و بیش اسلام کے تمام مذاہب قبول کرتے ہیں لیکن مذہب امامیہ میں اسے ایک خاص مقام حاصل ہے۔ جس کی بنا پر خمس کی ادائیگی کو اہل تشیع ایک اہم شرعی ذمہ داری اور عبادت کے طور پر خاص اہمیت دیتے ہیں۔ خمس سے حاصل ہونے والی وجوہات دینی مدارس اور اسلامی معاشرے میں دینی معارف کی ترویج میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔

وجوبِ خمس قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید میں سورہ انفال کی آیت نمبر ۴۱ میں خداوند عالم نے خمس کی ادائگی کو ایمان کی نشانی قرار دیتے ہوئے یوں ارشاد فرماتا ہے:

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ وَمَا أَنزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

''اور جان لو کہ جو غنیمت تم نے حاصل کی ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ، اس کے رسول اور قریبی رشتے داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لیے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان لائے ہو جو ہم نے فیصلے کے روز جس دن دونوں لشکر آمنے سامنے ہو گئے تھے اپنے بندے پر نازل کی تھی اور اللہ ہر شے پر قادر ہے۔'' (انفال:۴۱)

شانِ نزول: یہ آیت خمس کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے کیونکہ یہ آیت جنگ بدر کے مجاہدین سے مخاطب ہے اور ان کے حقیقی ایمان کو خمس کی ادائیگی کے ساتھ مشروط کر رہی ہے۔

غنیمت کے معنی

لغوی اعتبار سے ''غُنم'' اس منفعت کو کہا جاتا ہے جسے انسان حاصل کرتا ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ منفعت تجارت وغیرہ کے ذریعے حاصل ہو یا جنگ کے ذریعے حاصل ہو یا کسی اور طریقے سے۔

راغب اصفہانی، مفردات القرآن میں کہتا ہے کہ ''غنم'' اصل میں بھیڑ کے معنی سے لیا گیا ہے جسے بعد میں ہر اس منفعت پر اطلاق کیا گیا جو انسان دشمن یا غیر دشمن سے حاصل کرتا ہے۔ طبرسی نے بھی غُنم کو منفعت کے معنی میں لیا ہے نہ فقط جنگی غنیمت میں جس طرح سورہ نساء کی آیت نمبر ۹۴ میں ''غنائم'' سے مراد بھی یہی ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو غنیمت کو صرف جنگی غنائم کے

ساتھ مختص سمجھتے ہیں وہ بھی غنیمت کے اصلی معنی کی وسعت سے انکار نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ اس کا اصلی معنی انسان کو حاصل ہونے والی ہر منفعت ہے۔

یہ شریعت اسلامی کا ایک معروف حکم ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں عام طور پر شریعت اسلامی کے احکامات کی طرف اشارہ کیا ہے یا کلیات کو بیان کیا ہے اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام نے ان کی تفصلات بیان فرمائی ہیں۔

مثلاً: قرآن مجید میں روزانہ کی پانچ نمازوں اور نماز طواف کے بارے میں ذکر ہوا ہے لیکن قرآن میں ان نمازوں کے طریقے، تفصیلات اور افعال کا ذکر نہیں ہوا ہے جو مسلمانوں میں رائج ہے۔ ان نمازوں کی تفصیلات، طریقے اور دیگر اعمال کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام نے اپنی حدیثوں کے ذریعہ بیان فرمائی ہیں۔ حتی کے نماز آیات جسکا ذکر بھی قرآن میں نہیں ہوا ہے لیکن تمام مسلماں اس نماز کے وجوب پر متفق ہیں کیونکہ اس کا وجوب احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔

وجوبِ خمس کا مسئلہ بھی یہی ہے کہ قرآن میں اس کے وجوب کی طرف اشارہ ہوا ہے لیکن تفصیلات احادیث میں بیان ہوئی ہیں اور ان تفصیلات کی روشنی میں بھی تمام علماء شیعہ متفق ہے کہ ہر طرح کی آمدنی اور نفع پر مخصوص شرائط کے ساتھ خمس ادا کرنا واجب ہے۔

وجوبِ خمس احادیث کی روشنی میں

کتب احادیث میں بہت ساری ایسی روایات نقل ہوئی ہیں کہ جس کے مطابق ہر وہ آمدنی جو سالانہ اخراجات سے بچ جائے اور ضرورت میں استعمال نہ ہو اس پر خمس واجب ہے۔

(۱) حکیم موذّن بنی عیسی امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: جب میں نے اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی:

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُم مِّن شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ

تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

''خدا کی قسم اس سے مراد روزانہ کے منافع ہیں جو انسان حاصل کرتا ہے۔''

(تہذیب الاحکام، شیخ طوسی، ج ۴، ص ۱۲۱)

(۲) اسی طرح موثقہ سماعہ میں ہے کہ جب ابا الحسن علیہ السلام سے خمس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

''جو آمدنی انسان کو حاصل ہو چاہے وہ کم ہو یا زیادہ اس پر خمس ہے۔''

(وسائل الشیعہ ج ۹ ص ۵۰۳)

(۳) محمد بن حسن اشعری سے روایت ہے، کہ ہمارے کچھ اصحاب نے ابوجعفر ثانی (امام محمد تقیؑ) علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ جس میں استدعا کی کہ ہمیں بتایئے کہ انسان جو کچھ چھوٹی بڑی منفعت کماتا ہے اور ہر قسم کے ذریعہ معاش سے کماتا ہے، جائیداد کی آمدنی بھی ہے۔ تو آیا خمس سب پر واجب ہے؟ اور کس طرح ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے اپنے دستخط سے لکھا کہ خمس اخراجات کے بعد ہے۔ (وسائل الشیعہ ج ۹ ص ۵۰۰)

(۴) اسی طرح علی بن مہزیار کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوعلی بن راشد نے کہا کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپکے فرمان پر عمل کروں اور آپ کا حق لوگوں سے حاصل کروں۔ جب یہ خبر میں نے آپکے موالیوں کو دی تو ان میں سے بعض نے سوال کیا کہ ان کا ہم پر کون سا حق ہے؟ چونکہ مجھے معلوم نہیں تھا لہذا میں انکا جواب نہیں دے سکا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: ان پر خمس واجب ہے۔ میں نے سوال کیا، کس چیز میں؟ فقال فی امتعتھم و اضیاعھم ''انکے ساز و سامان میں'' پھر میں نے عرض کیا کہ تاجر اور کاریگر کیا کریں؟ تو فرمایا: ان کے لئے سالانہ خرچ کے بعد جو بچے اس میں خمس ہے۔ (وسائل الشیعہ ج ۹ ص ۵۰۰)

(۵) شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد عبد اللہ بن سنان سے اور وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے

روایت کرتے ہیں اور فرمایا:

''ہر اس شخص پر جسے مال غنیمت ملے یا جو کسب سے مال حاصل کرے اس پر خمس لازم ہے۔ یہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور ان کی ذریت میں سے ان آئمہ اہل بیت علیہم السلام کا حق ہے جو لوگوں پر خدا کی حجت ہیں۔ یہ ان کا خصوصی مال ہے۔ وہ جہاں چاہیں اسے صرف فرمائیں اور ان پر صدقہ حرام ہے۔ حتیٰ کہ اگر درزی پانچ دانق میں کوئی کپڑا سیتا ہے تو اس میں سے ایک دانق ہمارا حق ہے۔'' (وسائل الشیعہ ج ۹ ص ۵۰۳-۵۰۴)

اہل سنت میں خمس کا نظریہ

اہل سنت کے فقہی منابع میں خمس کا موضوع بنیادی طور پر جنگ سے حاصل ہونے والی غنیمت کے باب میں مورد بحث قرار پاتا ہے۔ اہل سنت فقہاء، شیعہ فقہاء کی طرح خمس سے مربوط آیت اور متواتر احادیث کی روشنی میں خمس کے وجوب پر اتفاق نظر رکھتے ہیں۔ خمس کے باب میں عمدہ اختلاف موارد وجوب خمس اور خمس کے مصرف میں ہے۔ اہل سنت کے مذاہب اربعہ میں وجوب خمس کے اہم ترین موارد جنگ سے حاصل ہونے والی غنیمت ہے۔ اس حوالے سے ان کا اصلی مدرک خمس سے مربوط آیت ہے جس کا شأن نزول مفسرین کے نظریے کے مطابق جنگ بدر سے مربوط ہے۔ اس کے باوجود اہل سنت فقہاء نے گنج (خزانہ/ دفینہ) کو بھی خاص شرایط کے ساتھ وجوب خمس کے موارد میں شمار کیا ہے۔ فی ء اسی طرح معدنیات کے مختلف اقسام اور کافر ذمی کا مسلمان سے خریدی ہوئی زمین کے بارے میں بھی وجوب خمس کے حوالے سے اہل سنت فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

خمس کے آثار و برکات

روایات میں خمس کیلئے جو آثار بیان ہوئے ہیں ذیل میں ان میں سے بعض کا ذکر کرتے ہیں:

1) دین کی تقویت، اہلبیت (ع) وشیعیان اہلبیت کی مدد

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ الْخُمُسَ عَوْنُنَا عَلَى دِينِنَا وَ عَلَى عِيَالاتِنَا وَ عَلَى مَوَالِينَا

''بے شک خمس دینی معاملات میں ہماری مدد ہمارے اہل وعیال اور ہمارے دوستوں کی مدد و نصرت کا ذریعہ ہے۔'' (وسائل، ج۹ ص ۵۳۸)

2) اہلبیت (ع) کی بذل وبخشش کا وسیلہ اور دشمنوں کی دھمکیوں کے مقابلے میں عزت وآبرو کی حفاظت

وَ مَا نَبْذُلُ وَ نَشْتَرِي مِنْ أَعْرَاضِنَا مِمَّنْ نَخَافُ سَطْوَتَهُ فَلَا تَزْوُوهُ عَنَّا وَ لَا تَحْرِمُوا أَنْفُسَكُمْ دُعَاءَنَا بِمَا قَدَرْتُمْ عَلَيْهِ

''اور ہم اس کے ذریعے سے بذل وبخشش کرتے ہیں اور ہم جس سے خوف رکھتے ہیں اس سے خمس کے ذریعے سے اپنی آبرو کی حفاظت کرتے ہیں اس کو ہم سے نہ روکو اور اپنے آپ کو ہماری دعاوں سے محروم نہ کرو۔'' (وسائل، ج۹ ص ۵۳۸)

3) رزق کی کنجی اور گناہوں کا کفارہ

فَإِنَّ إِخْرَاجَهُ مِفْتَاحُ أَرْزَاقِكُمْ وَ تَمْحِيصُ ذُنُوبِكُمْ

''خمس ادا کرنا تمہارے رزق وروزی کو وسیع کرتا ہے اور تمہارے گناہوں کے معاف ہونے کا ذریعہ ہے۔'' (وسائل، ج۹ ص ۵۳۸)

4) روز قیامت کیلئے ذخیرہ

وَ مَا تُمَهِّدُونَ لِأَنْفُسِكُمْ لِيَوْمِ فَاقَتِكُمْ (وسائل، ج۹،ص ۵۳۸)

''اور ایسا ذخیرہ ہے کہ جس دن سب لوگ ناتوان ہونگے یہ تمہارے کام آئے گا۔''

5) مال و دولت کی پاکیزگی

امام صادق نے فرمایا:

مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْإِمَامَ يَحْتَاجُ إِلَى مَا فِي أَيْدِي النَّاسِ فَهُوَ كَافِرٌ إِنَّمَا النَّاسُ يَحْتَاجُونَ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُمُ الْإِمَامُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ خُذْ مِنْ أَمْوالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِهَا

''اگر کوئی یہ گمان کرے کہ امام جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کا محتاج ہے تو وہ کافر ہے لوگ اس چیز کے محتاج ہیں کہ امام (خمس اور دیگر وجوہات شرعی کو) کو ان سے قبول کرے خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کے اموال میں سے زکاۃ لو تا کہ اس کے ذریعے سے ان کو پاک و پاکیزہ بناوٗ۔'' (اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۴۸۸)

6) اہل بیت (علیہم السلام) کی ذریت سے فقر اور تنگدستی کا خاتمہ

امام کاظم (ع) نے فرمایا:

وجعل للفقراء قرابة الرسول (صلى الله عليه وآله وسلّم) نصف الخمس، فأغناهم به عن صدقات الناس وصدقات

''خداوند عالم نے خمس کا نصف حصہ پیغمبر اکرم کی ذریہ جو زکات سے محروم ہیں، سے فقر و تنگدستی کے خاتمے کیلئے قرار دیا ہے۔'' (وسائل، ج۹،ص ۵۱۴)

7) بہشت کی ضمانت

ایک شخص امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے مال کا خمس ادا کیا، اس وقت

امام (ع) نے فرمایا:

ضمنت لك علی و علی ابی الجنّة (وسائل، ج۹ص۵۲۸)

''میں اورمیرے پدرِ بزرگوار پر واجب ہے کہ تمہارے لئے بہشت کی ضمانت دوں۔''

اسلام کی تاریخ میں خمس

فقہا اور مفسرین کی اکثریت اس بات کی معتقد ہے کہ ہجرت کے دوسرے سال، جنگ بدر کے دوران خمس واجب ہوا۔ اس جنگ میں نصیب ہونے والی کثیر غنیمت نے اسے جمع کرنے والوں کے درمیان اس کی تقسیم کے حوالے سے تنازعات اور اختلاف پیدا کئے۔ اسلام سے پہلے عربوں میں یہ رواج تھا کہ اس طرح کے مواقع پر جنگ کا سپہ سالار غنیمت کے چوتھے حصے کا مالک بنتا تھا اور بقیہ تین حصے دیگر جنگجوؤں میں تقسیم ہوتے تھے۔

آیت انفال کے نازل ہونے کے ساتھ انفال کل کا کل رسول خدا سے مختص ہوا۔ اس کے بعد آیہ خمس نے 1/5 حصہ بہ عنوان خمس کم کرنے کے بعد ''غنیمت'' کو جمع کرنے والوں کی ملکیت قرار دے دیا۔ طبری نے پیغمبر اکرمؐ کی طرف سے پہلی مرتبہ خمس کے دریافت کرنے کو غزوہ بنی قینقاع کی طرف نسبت دی ہے۔ پیغمبر اکرمؐ اور آئمہ معصومین سے مختلف احادیث اور خطوط خمس کے حوالے سے وارد ہوئے ہیں جو خمس کے فقہی احکام کیلئے منبع اور سرچشمہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

آئمہ معصومین کے بعض شاگردوں نیز غیبت صغری کے دوران شیعہ فقہاء جیسے حسین بن سعید اہوازی، علی بن مہز یار اہوازی، محمد بن اور مہ قمی اور محمد بن حسن صفار نے بھی خمس کے بارے میں مختلف رسالے اور کتابیں لکھی ہیں۔ اسکے علاوہ بعد کے ادوار میں بھی اس حوالے سے رسالوں اور کتابوں کی تالیف شیعہ فقہاء اور علماء کی سیرت میں شامل رہی ہے۔

خمس کا مصرف

سہم امام اور سہم سادات

خمس سے مربوط آیت میں صاحبان خمس کو چھ گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

۱۔ خدا (لِلّٰہ)، ۲۔ رسول خدا (لِلرَّسولِ)،

۳۔ ذی القُربی، ۴۔ ایتام،

۵۔ مساکین، ۶۔ وہ لوگ جو سفر میں تنگدستی کا شکار ہو گئے ہوں (ابن سبیل)

''ذی القُربیٰ'' لغت میں انسان کے ہر قسم کے رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے۔ لیکن احادیث کی روشنی میں اس آیت میں ذوی القربی سے مراد ائمہ اہل بیت علیہم السلام ہیں۔

سہم امام: جس میں مذکورہ بالا گروہ میں سے ''خدا'' و ''پیامبر'' اور ''ذی القربیٰ'' شامل ہیں، یہ حصہ احادیث کے مطابق اسلامی حکومت کے حاکم اعلی (پیغمبر یا امام معصوم) سے مختص ہے جو ''سہم امام'' کے نام سے معروف ہے۔ غیبت کبریٰ کے زمانے میں جامع الشرائط مجتہدین امام زمان (عج) کے نائب خاص کے عنوان سے سہم امام وصول کرتے ہیں اور معصومین کے فرامین کے تحت مختلف دینی امور میں استعمال کرتے ہیں۔

سہم سادات: خمس کے حوالے سے دوسری بحث یہ ہے کہ آیا خمس سے مربوط آیت میں یتیم، مسکین، اور ابن سبیل سے مراد ہر وہ شخص ہے جس پر یتیم، مسکین، اور ابن سبیل صدق آتا ہے یا یہ کہ اس سے مراد صرف وہ فقیر، مسکین اور ابن سبیل مراد ہے جو پیغمبر اکرمؐ کی ذریہ میں سے ہو؟

شیعہ علماء اس بات کے معتقد ہیں کہ اس آیت میں ان لوگوں سے مراد صرف اور صرف پیغمبر اکرمؐ کی ذریہ سے ایسے فراد ہیں جن پر یہ عناوین صادق آتے ہیں۔ اسی بنا پر اس حصے کو ''سہم سادات'' کہا

جاتا ہے۔

جن چیزوں پر خمس واجب ہوتا ہے

مشہور شیعہ فقہا کے مطابق آئمہ معصومین کے فرامین کی روشنی میں جن چیزوں پر خمس واجب ہوتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1) کاروبار یا کسی اور ذریعے سے حاصل ہونے والے منافع میں سے سال کے اخراجات کو کم کرنے کے بعد جو کچھ باقی بچ جائے۔

2) مال غنیمت، کافر حربی کے ساتھ جنگ سے حاصل ہونے والی غنیمت، منقول یا غیر منقول۔

3) معدنیات، جس میں سونا، چاندی، لوہا، تانبہ، پیتل، پتھر کا کوئلہ، تیل، گندھک، فیروزہ، نمک اور دوسری چیزیں جو کان کھود کر نکالی جاتی ہیں۔

4) خزانہ (گنج) یعنی وہ مال جو زمین، پہاڑ، دیوار، یا درخت وغیرہ کے اندر چھپایا گیا ہو۔

5) جواہرات، غوطہ خوری کے ذریعے سمندر یا دریا سے جو موتی، مونگے وغیرہ ملتے ہیں۔

6) مال مخلوط بہ حرام، حلال مال کا حرام مال کے ساتھ اس طرح مخلوط ہونا کہ ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنا ممکن نہ ہو اور مال حرام کی مقدار اور اس کے مالک کا بھی کوئی علم نہ ہو۔

7) جو زمین کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدے۔

خمس کا حساب اور اس کی ادائیگی

خمس کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں ہے اور کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ خمس کی ادائیگی میں تاخیر سے کام لے اور اپنے آپ کو خمس کا مقروض قرار دے۔

بیوی بچوں کے مال دولت کا خمس ان کے اپنے ذمہ ہیں۔

خمس کو مجتہد تک پہنچانا واجب ہے یا اس کی اجازت سے خرچ کرے لہذا مجتہد کی اجازت

کے بغیر خمس کو کسی کام میں خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

خمس ایک عبادت ہے اس بنا پر قصد قربت کی ضرورت ہے۔

خمس کا سال

انسان کو بالغ ہونے کے پہلے دن سے نماز پڑھنی چاہئے، پہلے ماہ رمضان سے روزہ رکھنا چاہئے اور پہلی آمدنی اس کے ہاتھ میں آنے کے ایک سال گزرنے کے بعد گزشتہ سال کے خرچہ کے علاوہ باقی بچے ہوئے مال کا خمس دیدے۔ اس طرح خمس کا حساب کرنے میں، سال کا آغاز، پہلی آمدنی اور اس کا اختتام اس تاریخ سے ایک سال گزرنے کے بعد ہے۔

اس طرح سال کی ابتداء:

کسان کے لئے: ________ پہلی فصل کاٹنے کا دن ہے۔

ملازم کے لئے: ________ پہلی تنخواہ حاصل کرنے کی تاریخ ہے۔

مزدور کے لئے: ________ پہلی مزدوری حاصل کرنے کی تاریخ ہے۔

دوکاندار کے لئے: ________ پہلا معاملہ انجام دینے کی تاریخ ہے۔

اگر کسی نے اب تک خمس کا سال معین نہ کیا ہو تو بہترین کام یہ ہے کہ جس مجتہد کی تقلید کرتا ہے ان کے دفتر یا ان کے وکیل سے رجوع کیا جائے۔

خمس کے احکام

اگر گھر کے لئے سامان خریدا ہو اور اس کی ضرورت نہ رہے تو احتیاط واجب کی بنا پر اس کا خمس دینا چاہئے، مثال کے طور پر ایک بڑا فریج خریدے اور پہلے فریج کی ضرورت باقی نہ رہے۔

اشیائے خورد و نوش جیسے چاول، تیل، چائے وغیرہ جو سال کی آمدنی سے اس سال کے خرچہ کے لئے خریدی جاتی ہے، اگر سال کے آخر میں بچ جائے تو اس کا خمس دینا چاہئے۔

اگر ایک نابالغ بچے کا کوئی سرمایہ ہو اور اس سے کچھ نفع کمائے تو احتیاط واجب کے طور پر اس

بچے کو بالغ ہونے کے بعد اس کا خمس دینا چاہئے۔

جو شخص کسی پیشے سے وابستہ نہ ہو اور اتفاقاً کوئی کاروبار انجام دے اور اس میں اسے منافع حاصل ہو تو ایک سال گذرنے کے بعد سال کے اخراجات کو کسر کرنے کے بعد مابقی کا پانچواں حصہ بعنوان خمس ادا کرنا واجب ہے۔

بعض آمدنیوں (جیسے بخشی گئی چیزیں، انعامات اور عیدی وغیرہ) پر خمس واجب ہونے اور نہ ہونے میں مجتہدین کا اختلاف ہے۔ آقائی رہبر ان چیزوں پر خمس کے عدم وجوب اور آقائی سیستانی وجوب کے قائل ہیں۔

اگر قناعت کر کے کوئی چیز سالانہ خرچہ سے بچ جائے اس کا خمس دینا چاہئے۔

اگر شک کریں کہ میزبان خمس ادا کرتا ہے یا نہیں تو تحقیق کرنا واجب نہیں ہے اور کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سال کا خرچہ

اسلام لوگوں کے کسب و کار کے بارے میں احترام کا قائل ہے اور اس کی ضروریات کو خمس پر مقدم قرار دیتا ہے۔ لہٰذا ہر کوئی اپنی آمدنی سے سال بھر کا اپنا خرچہ پورا کرسکتا ہے۔ اور سال کے آخر پر کوئی چیز باقی نہ بچی، تو خمس کی ادائیگی اس پر واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر متعارف اور ضرورت کے مطابق افراط و تفریط سے اجتناب کرتے ہوئے زندگی گزارنے کے بعد سال کے آخر میں کوئی چیز باقی بچ جائے تو اس کا پانچواں حصہ خمس کے عنوان سے ادا کرے اور باقی اپنے لئے بچا لے۔ مخارج سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جو اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ مخارج کے چند نمونوں کی طرف ذیل میں اشارہ کرتے ہیں:

- خوارک و پوشاک
- گھریلو سامان، جیسے برتن، فرش وغیرہ۔

- گاڑی جو صرف کسب وکار کے لئے نہ ہو۔
- مہمانوں کا خرچہ۔
- شادی بیاہ کا خرچ۔
- ضروری اورلازم کتابیں۔
- زیارت کا خرچ
- انعامات وتحفے جو کسی کو دیئے جاتے ہیں۔
- ادا کیا جانے والا صدقہ،نذر یا کفارہ۔

❁❁❁❁❁